بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

سلسلہ دعوت نمبر 13

لَا یَمَسُّہٗۤ اِلَّا الۡمُطَہَّرُوۡنَ

اس کو غیر اللہ سے پاک ذہنوں کے سوا کوئی نہیں سمجھ سکتا

وَمَنۡ لَّمۡ یَحۡکُمۡ بِمَاۤ اَنۡزَلَ اللّٰہُ فَاُولٰٓئِکَ ہُمُ الۡکٰفِرُوۡنَ ﴿۴۴﴾

اور جو اللہ کے نازل کردہ کے مطابق فیصلہ نہ کریں۔ پس یقیناً وہی اللہ کا انکار کرنے والے ہیں۔ 5/44

سنت، حدیث اور تواتر

قرآن کی روشنی میں

☆بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ☆

سنت کیا ہے ۔لغت میں س ن ن اس کا بنیادی سہ حرفی مادہ ہے ۔سَــــنَّ کے لغوی معنی چھری تیز کرنا، تیر پر پھل لگانا، مسواک کرنا، گرہ کھولنا، اونٹ کو تیز ہانکنا، دانت سے کاٹنا، دانت توڑنا، حد سے زیادہ تعریف کرنا، ظاہر کرنا، آسان کرنا، جاری کرنا، طریقہ اختیار کرنا، طریقہ مقرر کرنا، مٹی کا برتن وغیرہ بنانا اور تصویر بنانا وغیرہ ہیں ۔ ہمارا موضوع سخن طریقہ سے متعلق ہے جسے سنت کہا جاتا ہے۔ سُــنَّۃ'' کے لغوی معنی ایک سے زیادہ ہیں ۔ان میں سے ایک معنی طریقہ اور شریعت ہے۔ ہمارا موضوع کیونکہ طریقے اور شریعت سے متعلق ہے لہٰذا ہم اس معنی کی حدود میں رہتے ہوئے قرآن سے سنت اور شریعت کی وضاحت معلوم کرنے کی کوشش کریں گے۔

سُنَّۃ'' کا کلمہ قرآن میں تیرہ (13) بار دوہرایا گیا ہے۔اس کی جمع سُنَن'' دو دفعہ اور سُنَّتِنَا ایک بار آیا ہے۔ مسنون کا کلمہ انسانی تخلیق کے لئے تین بار قرآن میں استعمال ہوا ہے۔اہل لغت نے اس کا بنیادی مادہ س ن ن قرار دیا ہے اور سُنَّۃ'' کے معنی چہرہ، صورت، راستہ، طریقہ، دستور اور شریعت کیا جاتا ہے۔جمع سُـنَن'' ہے۔ ہمارے ہاں سنتِ رسول کی اصطلاح بہت مشہور ہے۔ جس کے معنی رسول کا طریقہ، راستہ اور دستور کیا جاتا ہے۔معنی کے لحاظ سے تو کوئی شک و شبہ کی گنجائش نہیں ہے۔مسئلہ اُس وقت درپیش آتا ہے جب ہم قرآن کی تلاوت غور وفکر سے کرتے ہیں تو وہاں سنت اللہ اور نبی سلام'' علیہ سے پہلے گزرے ہوئے لوگوں کی سنتوں کا ذکر ملتا ہے۔ نبی سلام'' علیہ کی حیثیت صرف ایک اتباع کرنے والے کی رہ جاتی ہے۔اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ اگر ہمیں محمد رسول اللہ کی اتباع کرنے کا حکم ملتا ہے تو ہمیں یہ معلوم کرنا ضروری ہے محمد سلام'' علیہ نے کس شے کی اتباع کی تھی۔ اگر ہم نے اُس شے کی اتباع کی تو محمد سلام'' علیہ کی اتباع کی ورنہ ہم اتباعِ محمد سلام'' علیہ سے محروم ہو گئے۔

اللہ کی سنت کے مقابلے میں سنتِ رسول کی اصطلاح کس نے ایجاد کی ہے، جس سے اللہ کی سنت اور سنتِ رسول دو الگ الگ دستور معرضِ وجود میں آ گئے ہیں اور اللہ کی سنت یعنی دستورِ قرآن پر پردہ ڈال دیا گیا ہے کیوں کہ دونوں میں تضاد ہے۔حقیقت میں اللہ اور رسول کی سنت / دستور قرآن ہی ہے اور کسی سازش کے تحت یا محبتِ رسول کی عقیدت سے مجبور لوگوں نے نادانستہ اللہ اور رسول کی سنت کو الگ الگ کر کے سنتِ رسول کو اللہ کی سنت سے زیادہ مقام دے کر قرآن کو پس پشت ڈال دیا ہے۔

آیئے قرآن سے پوچھیں کہ کیا سنتِ رسول قرآن کی اتباع ہوتی ہے یا سنتِ رسول قرآن کی حدود سے آزاد کوئی قول وفعل ہوتا ہے۔اگر سنتِ رسول اتباعِ قرآن ہے تو پھر قرآن کی اتباع ہی فرض ہے جیسا کہ حکم ہے اِنَّ الَّذِیۡ فَرَضَ عَلَیۡکَ الۡقُرۡاٰنَ لَرَآدُّکَ اِلٰی مَعَادٍ ؕ قُلۡ رَّبِّیۡۤ اَعۡلَمُ مَنۡ جَآءَ بِالۡہُدٰی وَ مَنۡ ہُوَ فِیۡ ضَلٰلٍ مُّبِیۡنٍ ۞ بے شک جس ہستی نے تجھ پر قرآن فرض کیا ہے۔ یقیناً وہ تجھے جوابدہی کے مقامِ آخرت کی طرف لوٹانے والا ہے۔ کہہ دو میرا رب خوب جانتا ہے۔اُس کو جو ہدایت کے ساتھ آیا ہے اور اُس کو بھی جو واضح گمراہی میں ہے۔28/85 ثابت ہوا کہ قرآن فرض

ہے اور اتباعِ قرآن ہی سے سنتِ رسول کا فریضہ ادا ہوجاتا ہے۔قرآن کی آیات ملاحظہ فرمایئے۔

☆ اِنَّ الَّذِیْنَ یَکْفُرُوْنَ بِاللّٰہِ وَ رُسُلِہٖ وَ یُرِیْدُوْنَ اَنْ یُّفَرِّقُوْا بَیْنَ اللّٰہِ وَ رُسُلِہٖ وَیَقُوْلُوْنَ نُؤْمِنُ بِبَعْضٍ وَّ نَکْفُرُ بِبَعْضٍ وَّ یُرِیْدُوْنَ اَنْ یَّتَّخِذُوْا بَیْنَ ذٰلِکَ سَبِیْلاً ﴿۱۵۰﴾ اُولٰٓئِکَ ھُمُ الْکٰفِرُوْنَ حَقًّا وَاَعْتَدْنَا لِلْکٰفِرِیْنَ عَذَابًا مُّھِیْنًا ﴿۱۵۱﴾ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰہِ وَرُسُلِہٖ وَلَمْ یُفَرِّقُوْا بَیْنَ اَحَدٍ مِّنْھُمْ اُولٰٓئِکَ سَوْفَ یُؤْتِیْھِمْ اُجُوْرَھُمْ وَکَانَ اللّٰہُ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا ﴿۱۵۲﴾ یقیناً جو اللہ اور اُس کے رسولوں کا انکار کرتے ہیں۔ اور وہ اللہ اور اُس کے رسولوں کے درمیان تفریق کرنا چاہتے ہیں۔اور وہ کہتے ہیں کہ ہم کتاب اللہ کی کچھ باتوں کو مانتے ہیں اور کچھ کا انکار کرتے ہیں۔اور وہ چاہتے ہیں کہ اِس میں کوئی دوسری راہ بنالیں۔150 یہ مذکورہ بالا قسم کے لوگ پکّے کافر ہیں۔اور ہم نے ایسے کافروں کے لئے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے۔151 اور جو اللہ اور اُس کے رسولوں کو مانتے ہیں اور وہ اِن (اللہ اور اُسکے رسولوں) میں سے کسی میں تفریق نہیں کرتے۔یہی لوگ ہیں کہ اِن کو اِن کا بدلہ دیا جائے گا۔کیونکہ اللہ غفور ہے رحیم ہے۔4/152 اللہ اور رسولوں میں تفریق کا واضح مطلب یہی ہے کہ وہ اللہ اور رسولوں کے کلام کو الگ الگ کر کے اللہ اور رسولوں کی بات میں تفریق کرنا چاہتے تھے کیونکہ اللہ اور رسولوں کی ذات میں تو واضح فرق ہے۔انبیاء عباد الرحمٰن ہیں اور اللہ معبود ہے۔اللہ اور رسولوں کی بات میں تفریق کر کے اس کے درمیان کوئی اور ہی دین بنالیں۔جیسا کہ اُمتِ مسلمہ نے اللہ اور رسول کے کلام میں تفریق پیدا کر لی ہے۔قرآن کو مکمل ضابطہ حیات کہنے کے باوجود سارا دین قرآن سے باہر ہے۔

☆ قُلْ اَیُّ شَیْءٍ اَکْبَرُ شَھَادَۃً قُلِ اللّٰہُ شَھِیْدٌ بَیْنِیْ وَبَیْنَکُمْ وَ اُوْحِیَ اِلَیَّ ھٰذَا الْقُرْاٰنُ لِاُنْذِرَکُمْ بِہٖ وَ مَنْ بَلَغَ اَئِنَّکُمْ لَتَشْھَدُوْنَ اَنَّ مَعَ اللّٰہِ اٰلِھَۃً اُخْرٰی قُلْ لَّآ اَشْھَدُ قُلْ اِنَّمَا ھُوَ اِلٰہٌ وَّاحِدٌ وَّ اِنَّنِیْ بَرِیْٓءٌ مِّمَّا تُشْرِکُوْنَ ﴿۱۹﴾ ان سے پوچھو کون بڑا ہے از روئے شہادت۔کہہ دو اللہ بڑا ہے۔ میرے اور تمہارے درمیان وہی گواہ ہے اور میری طرف یہ قرآن وحی کیا گیا ہے تاکہ میں اور جس کو یہ پہنچے تمہیں اسی کے ساتھ متنبہ کرے(46/9)۔کیا یقیناً تم گواہی دیتے ہو کہ اللہ کے ساتھ دوسرے الٰہ ہیں۔کہہ دو میں گواہی نہیں دیتا ہوں۔کہہ دو یقیناً وہ یکتا معبود ہے۔ یقیناً میں بیزار ہوں اِس سے جو تم شریک بناتے ہو۔6/19

☆ سُنَّۃَ مَنْ قَدْ اَرْسَلْنَا قَبْلَکَ مِنْ رُّسُلِنَا وَلَا تَجِدُ لِسُنَّتِنَا تَحْوِیْلاً ﴿۷۷﴾ یہی قانون ہے جو ہم نے تجھ سے پہلے بھی اپنے رسولوں کی طرف بھیجا تھا اور تُم ہمارے قانون میں کوئی تبدیلی نہ پاؤ گے۔17/77

☆ یُرِیْدُ اللّٰہُ لِیُبَیِّنَ لَکُمْ وَیَھْدِیَکُمْ سُنَنَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِکُمْ وَ یَتُوْبَ عَلَیْکُمْ وَاللّٰہُ عَلِیْمٌ حَکِیْمٌ ﴿۲۶﴾
اللہ چاہتا ہے کہ تمہارے سامنے کھول کھول کر بیان کردے اور تمہاری رہنمائی فرمادے اُن لوگوں کی سنتوں کی جو تم سے پہلے گزر چکے ہیں۔وہ تم پر مہربانی کرتا ہے کیونکہ اللہ علم والا حکیم ہے۔ 4/26

سے پہلے بھی اپنے رسولوں کی طرف بھیجا تھا اور تُم ہمارے قانون میں کوئی تبدیلی نہ پاؤ گے۔ 17/77

☆ يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُبَيِّنَ لَكُمْ وَيَهْدِيَكُمْ سُنَنَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَ يَتُوْبَ عَلَيْكُمْ ط وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۞ اللہ چاہتا ہے کہ تمہارے سامنے کھول کھول کر بیان کر دے اور تمہاری رہنمائی فرما دے اُن لوگوں کی سنتوں کی جو تم سے پہلے گزر چکے ہیں۔ وہ تم پر مہربانی کرتا ہے کیونکہ اللہ علم والا حکیم ہے۔ 4/26

☆ مَا كَانَ عَلَى النَّبِيِّ مِنْ حَرَجٍ فِيْمَا فَرَضَ اللّٰهُ لَهٗ ط سُنَّةَ اللّٰهِ فِي الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلُ ط وَكَانَ اَمْرُ اللّٰهِ قَدَرًا مَّقْدُوْرَا ۞ اور نبی پر اس کام کے بارے کوئی گرفت نہیں ہے جس کام کے بارے اللہ نے اُس کے لئے قانون بنا دیا ہے۔ یہی اللہ کا قانون پہلے لوگوں میں بھی گزر چکا ہے۔ اور اللہ کا حکم ہی مقرر شدہ قانون ہے۔ 33/38 منہ بولے بیٹوں کی ازواج سے طلاق کے بعد نکاح جائز ہے۔ یہی قانون پہلے لوگوں میں بھی موجود تھا۔ یہ کوئی نئی شریعت نازل نہیں ہوئی۔ اور نہ ہی اس قانون کا نزول اس واقع کا محتاج ہے۔ یہ قانون پہلے لوگوں میں بھی وحی کیا تھا اور قرآن میں بھی نازل کر دیا ہے۔

☆ سُنَّةَ اللّٰهِ فِي الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلُ ج وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّةِ اللّٰهِ تَبْدِيْلًا یہی اللہ کی سنت ہے جو پہلے لوگوں میں گزر چکی ہے۔ اور ہرگز تُو اللہ کی سنت میں تبدیلی نہیں پائے گا۔ 33/62 ماقبل 33/59 آیت میں حجاب کا حکم ہے۔ ملاحظہ فرمایئے يُدْنِيْنَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَا بِيْبِهِنَّ اپنی چادروں سے محلِ زینت اعضا کو چھپا لیا کریں۔ یہاں حجاب کے حکم کی طرف سنت کا اشارہ ہے۔ یہی حجاب کا قانون پہلے لوگوں پر بھی نازل کیا گیا تھا۔ یہ کوئی نیا حکم نہیں ہے۔

☆ وَاِنَّهٗ لَفِيْ زُبُرِ الْاَوَّلِيْنَ یقیناً یہ قرآن پہلی وحی شدہ کتابوں میں تھا (87/18,20/133)۔ 26/196 وَقَالُوْا لَوْلَا يَاْتِيْنَا بِاٰيَةٍ مِّنْ رَّبِّهٖ ط اَوَلَمْ تَاْتِهِمْ بَيِّنَةُ مَا فِي الصُّحُفِ الْاُوْلٰى ۞ وَلَوْ اَنَّآ اَهْلَكْنٰهُمْ بِعَذَابٍ مِّنْ قَبْلِهٖ لَقَالُوْا رَبَّنَا لَوْلَآ اَرْسَلْتَ اِلَيْنَا رَسُوْلًا فَنَتَّبِعَ اٰيٰتِكَ مِنْ قَبْلِ اَنْ نَّذِلَّ وَ نَخْزٰى ۞ کہتے ہیں کیوں نہیں ہمارے پاس اُس رب کی طرف سے کوئی نشانِ عذاب (10/20) آتا۔ کیا ان کے پاس قرآن واضح بیان نہیں آ گیا جو پہلی کتابوں میں تھا (26/196,80/13,15/91)۔ 133 اور اگر ہم ان کو اس قرآن سے پہلے ہی عذاب سے ہلاک کر دیتے تو کہتے اے ہمارے رب! اگر آپ ہماری طرف پیغام (65/10,11) بھیجتے تو ہم آپ کی باتوں کی اتباع کرتے اس سے پہلے کہ ہم ذلیل اور رسوا ہوتے (28/47)۔ 20/134

☆ اِنَّ هٰذَا لَفِي الصُّحُفِ الْاُوْلٰى ۞ صُحُفِ اِبْرٰهِيْمَ وَ مُوْسٰى ۞ یقیناً یہی قرآنی تعلیم پہلی کتابوں میں تھی (26/196)۔ 18 ابراہیم اور موسیٰ کی کتابوں میں بھی تھی۔ 87/19

☆ مَا يَاْتِيْهِمْ مِّنْ ذِكْرٍ مِّنْ رَّبِّهِمْ مُّحْدَثٍ اِلَّا اسْتَمَعُوْهُ وَهُمْ يَلْعَبُوْنَ ۞ ان کے رب کی طرف سے

کوئی نیا نصیحت نامہ (46/9) ان کے پاس نہیں آتا مگروہ اسے سنتے بھی ہیں اور ہنسی مذاق بھی کرتے ہیں۔ 21/2
مذکورہ بالا آیاتِ مبارکہ پورے وثوق سے اعلان کر رہی ہیں کہ اللہ کا انسانوں کے لئے دستورِ حیات یعنی شریعت شروع سے ایک ہی رہی ہے۔ لہٰذا اللہ نے 4/26 آیت میں فرمادیا ہے کہ تم سے پہلوں کی سنتوں کو اللہ نے کھول کھول اس قرآن میں بیان کردیا ہے۔ اس سے پہلے محرمات کی فہرست ہے اور وراثت کا قانون ہے۔ اللہ نے ان کو پہلوں کی سنتیں قرار دیا ہے۔ ثابت ہوا کہ تمام انبیاء کی سنت ضابطہ وحی ہے اور اُس کو اللہ نے قرآن میں بیان کردیا ہے۔ جب پہلے انبیاء کی سنت تو قرآن میں ہے تو محمد رسول اللہ کی سنت قرآن سے باہر کیسے مان لی جائے۔ سنت کا لفظ قرآن میں شریعت کے لئے استعمال ہوا ہے۔ شریعت اللہ کی طرف سے نازل ہوتی ہے۔ اسلئے حکم ہے۔ اِتَّبِعُوْا مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَلَا تَتَّبِعُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَآءَ ؕ قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ ۞ اتباع کرو اس کی جو تمہاری طرف تمہارے رب کی طرف سے نازل کیا گیا ہے۔ اور تم اس قرآن کے سوا اولیاء کی اتباع نہ کرو۔ کم لوگ ہیں جو نصیحت حاصل کرتے ہیں۔ 7/3
اب سنتِ رسول کے نام پر قرآن کے علاوہ کسی اور شے کو غیر متبدل دستور یا شریعت قرار دینے سے مذکورہ آیات کے علاوہ قرآن کی بہت سی آیات کا انکار لازم آتا ہے۔ 7/3 آیت کی رو سے قرآن کے علاوہ کسی اور اولیاء کی اتباع سے روک دیا گیا ہے۔ جبکہ سنتِ رسول کے نام پر دھوکہ دے کر لوگوں کو قرآنی تعلیم سے دور کیا جارہا ہے۔ فرقوں میں بانٹا جارہا ہے۔ جس انداز سے سنتِ رسول کو متعارف کرایا جارہا اُس سے قرآن کی ایمانی کیفیت اور کردار سازی کو متاثر کیا جارہا ہے۔ ایمان وکردار کی جگہ وضع قطع، لباس، اُٹھک بیٹھک، بالوں کا سٹائل اور نہ جانے اس قسم کی اور بہت سی چیزیں جن کا کردار سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ انہیں سنتِ رسول کہہ کر تقویٰ کی علامات قرار دیا جاتا ہے۔ قرآن کی تعلیمات کی جگہ اُمتِ مسلمہ ان اعمال کے فضائل ہی رٹ رہی ہے۔ ان اعمال کو دین بنالیا ہے۔ اگر ان اعمال کی شہادت قرآن سے نہ بھی ملے تو سنتِ رسول کی سند ان اعمال کو متبرک اور مقدس بنانے کے لئے کافی ہے۔ اس طرح قرآن جس کو اللہ مکمل اور مفصّل کہہ دے 6/115,114۔ ان کی سنتِ رسول نہ ہونے کی وجہ سے قرآن نامکمل اور غیر مفصّل ہوجاتا ہے۔ اب جو شخص قرآن کو سنتِ رسول قرار دے گا۔ اُسے منکرِ حدیث قرار دے کر کافر کا درجہ دے دیا جائے گا۔ رسول تو اعلان کرتا ہے کہ میں وحی کے سوا کسی شے کی اتباع نہیں کرتا ہوں 10/15 وحی میری طرف یہ قرآن کے گیا ہے۔ 6/19
اب عدل کرنا آپ کا کام ہے کہ جب رسول اعلان کرے کہ میری اتباع کرو تو ایمان داری سے بتاؤ کہ کس شے کی اتباع کریں گے تو رسول کی اتباع ہوگی۔ درست جواب یہی ہے کہ قرآن کی اتباع سے ہی رسول کی اتباع ممکن ہے۔ قرآن کے سوا دوسری کتاب ہو یا کوئی اور شے ہو اُس کی اتباع رسول کی اتباع نہیں ہے۔ اہلِ کتاب کو بھی وحی کے بلاغ کا اور اس کی اتباع کا حکم تھا۔ اُنہوں نے وحی کا کتمان کیا آیت ملاحظہ فرمائیے۔ وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ لَتُبَيِّنُنَّهٗ لِلنَّاسِ وَلَا تَكْتُمُوْنَهٗ ۡ فَنَبَذُوْهُ وَرَآءَ ظُهُوْرِهِمْ وَاشْتَرَوْا بِهٖ ثَمَنًا قَلِيْلًا ؕ فَبِئْسَ مَا يَشْتَرُوْنَ ترجمہ: اور یاد کرو جب اللہ نے پکّا عہد لیا تھا جن کو کتاب دی گئی تھی کہ تم کتاب کو لوگوں کے لئے کھول کھول کر بیان کروگے۔ اور اِس کو

نہیں چھپاؤ گے۔ پس انہوں نے اس کو پسِ پشت ڈال دیا۔ اور اس حق کے مقابلے میں تھوڑی سی قیمت پر بِک گئے۔ بہت ہی بُرا ہے جو وہ خریدتے ہیں۔ 3/187

لِتُبَیِّنُنَّہٗ لِلنَّاسِ 3/187 : اس آیت میں اہلِ کتاب سے اللہ نے عہد لیا تھا کہ وہ اس کتاب کو لوگوں کے سامنے کھول کر بیان کریں گے اور اس کی کوئی بات نہیں چھپائیں گے۔ اللہ نے ان کو کتاب اللہ کی تفسیر کا حق نہیں دیا تھا۔ اس طرح 16/44 میں وَاَنْزَلْنَآ اِلَیْکَ الذِّکْرَ لِتُبَیِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ اِلَیْهِمْ وَلَعَلَّهُمْ یَتَفَکَّرُوْنَ کا فرمان ہے جس کا مطلب بڑا ہی واضح ہے کہ ہم نے یہ ذکر تیری طرف اس لئے نازل کیا ہے کہ تو ان کے سامنے وہ سب کچھ ایسے ہی پیش کر دے جیسا ان کی طرف نازل کیا گیا ہے۔ اس میں سے کوئی حکم یا بات چھپانی نہیں ہے۔ جیسا کہ اہلِ کتاب کو بھی یہی حکم اللہ نے دیا تھا جس کی انہوں نے خلاف ورزی کی تھی جس کا باقاعدہ ذکر کیا گیا ہے۔ یہاں نازل شدہ ظاہر کرنے کے معنی ہیں جو کتمان اور چھپانے کی ضد ہے۔ 2/159 میں بھی اللہ کا یہی بیان ہے کہ ہم نے تو کھول کھول کر تمام انسانوں کے لئے قرآن بیان کیا ہے مگر یہ لوگ واضح ہدایت کو چھپانے کے کام میں لگے ہوئے ہیں۔ ایسے لوگوں پر اللہ کی لعنت ہے۔ لہٰذا قرآن کسی بھی غیر اللہ کی تفسیر کا محتاج نہیں ہے۔ انبیاء اللہ کے احکام کے مفسر نہیں ہوتے وہ احکام کی اتباع کرتے ہیں۔ وہ تفصیل نہیں وہ ہر حکم کی تعمیل کرتے ہیں۔ قرآن اپنی تفسیر و تفصیل کیلئے خود مکتفی کتاب ہے۔ 6/114,29/51 یہ محتاج الی الغیر نہیں ہے۔ اِنَّ الَّذِیْنَ یَکْتُمُوْنَ مَآ اَنْزَلْنَا مِنَ الْبَیِّنٰتِ وَالْهُدٰی مِنْ م بَعْدِ مَا بَیَّنّٰهُ لِلنَّاسِ فِی الْکِتٰبِ لا اُولٰٓئِکَ یَلْعَنُهُمُ اللّٰهُ وَیَلْعَنُهُمُ اللّٰعِنُوْنَ ۝ اِلَّا الَّذِیْنَ تَابُوْا وَ اَصْلَحُوْا وَبَیَّنُوْا فَاُولٰٓئِکَ اَتُوْبُ عَلَیْهِمْ ج وَاَنَا التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ ۝ یقیناً جو لوگ چھپاتے ہیں جو ہم نے واضح دلائل اور ہدایت نازل کی ہے اس کے بعد کہ ہم نے اُسے سب لوگوں کے لیے کتابِ واحد میں کھول کھول کر بیان بھی کر دیا ہے۔ یہی لوگ ہیں جن پر اللہ لعنت کرتا ہے اور لعنت کرنے والے اِن پر لعنت کرتے ہیں۔ 159 مگر جو کتمان تنزیل سے باز آ جائیں اور اصلاح کر لیں اور جو قرآن میں ہے بیان کریں پس یہی لوگ ہیں کہ اِن پر میں مہربانی کروں گا اور میں توّاب ہوں اور رحیم بھی ہوں۔ 2/160

مَا بَیَّنّٰهُ لِلنَّاسِ فِی الْکِتٰبِ 2/159 : بَیَّنّٰهُ کا سہ حرفی مادہ ب ی ن ہے بان یبین کا معنی ہوتا ہے۔ ظاہر کرنا، واضح کرنا، کھول دینا۔ اللہ کی منشاء یہاں پر النّاس یعنی تمام لوگوں کے علم میں یہ بات لانی ہے کہ اللہ نے اس کتابِ واحد میں سب لوگوں کے لئے اپنے احکام وضاحت سے بیان کر دیئے ہیں اور اب کسی معاملہ میں بھی غیرِ قرآن کی طرف رجوع کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ 16/44 میں بھی اس کا اظہار ہے۔ کہ ہم نے تیری طرف الذّکر نازل کیا ہے تاکہ لوگوں کے سامنے وہی احکام کھول کھول کر بیان کر دے جو ان کی طرف نازل کئے گئے ہیں۔ کوئی اپنی طرف سے تشریح کر کے نہیں بتانے بلکہ اللہ کی طرف سے تشریح شدہ احکام کو ظاہر کرنا ہے۔ ان کا کتمان نہیں کرنا۔ ان کو چھپانا نہیں ہے۔ 3/187 میں یہی حکم اہلِ کتاب کے لئے تھا کہ وہ اللہ کی وحی کو کھول کھول کر بیان کریں مگر انہوں نے اللہ کی وحی کا کتمان یعنی اس کو چھپا یا تھا اور احکامِ وحی کو اپنی زندگیوں سے نکال کر پھینک دیا تھا۔ تشریح اور تفصیل کرنے کا حق کسی کو نہیں دیا۔ وحی سے پھسلانے

کے لئے بڑے حربے استعمال کئے جاتے ہیں یہاں تک کہ صاحبِ وحی کو بھی معاف نہیں کیا گیا۔ ملاحظہ فرمائیے۔

☆ وَاِنْ کَادُوْا لَیَفْتِنُوْنَکَ عَنِ الَّذِیْٓ اَوْحَیْنَآ اِلَیْکَ لِتَفْتَرِیَ عَلَیْنَا غَیْرَہٗ ق وَاِذًا لَّا تَّخَذُوْکَ خَلِیْلًا ۝ وَ لَوْلَآ اَنْ ثَبَّتْنٰکَ لَقَدْ کِدْتَّ تَرْکَنُ اِلَیْھِمْ شَیْئًا قَلِیْلًا ۝ اِذًا لَّاَذَقْنٰکَ ضِعْفَ الْحَیٰوۃِ وَضِعْفَ الْمَمَاتِ ثُمَّ لَا تَجِدُ لَکَ عَلَیْنَا نَصِیْرًا ۝ اور یقیناً قریب تھا کہ وہ تجھے بھی اس سے پھیر دیتے (11/12,69/44) جو ہم نے تیری طرف وحی کی تھی تاکہ تو ہمارے اوپر اس قرآن کے علاوہ افتریٰ کرتا اور اس وقت وہ تجھے لازماً گہرا دوست بنا لیتے۔ 73 اور اگر ہم تیری ثابت قدمی (تعلیمِ قرآن) کا بندوبست نہ کرتے تو یقیناً قریب تھا کہ تو ان کے خیالات کی طرف تھوڑا سا مائل ہو جاتا۔ 74 اس وقت لازماً ہم تجھے اس دنیاوی زندگی کا دُگنا عذاب اور آخرت کا دُگنا عذاب چکھاتے پھر تُو اپنے لئے ہمارے مدمقابل کوئی مددگار نہ پاتا۔ 17/75

☆ فَلَعَلَّکَ تَارِکٌ بَعْضَ مَا یُوْحٰٓی اِلَیْکَ وَ ضَآئِقٌ بِہٖ صَدْرُکَ اَنْ یَّقُوْلُوْا لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَیْہِ کَنْزٌ اَوْ جَآءَ مَعَہٗ مَلَکٌ اِنَّمَآ اَنْتَ نَذِیْرٌ وَاللّٰہُ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ وَّکِیْلٌ ۝ پس تُو شاید چھوڑنے والا ہے (17/73,69/44) جو کچھ بھی تیری طرف وحی کیا گیا ہے اور تیرا دل اس وجہ سے تنگ ہو رہا ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ اِس پر خزانہ کیوں نہیں نازل کیا گیا؟ یا کیوں نہیں آیا اس کے ساتھ فرشتہ؟ یقیناً حقیقت یہی ہے کہ تم تو صرف نذیر ہو۔ اور اللہ ہی ہر شے پر کارساز ہے۔ 11/12

☆ تَنْزِیْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝ وَلَوْ تَقَوَّلَ عَلَیْنَا بَعْضَ الْاَقَاوِیْلِ ۝ لَاَخَذْنَا مِنْہُ بِالْیَمِیْنِ ۝ ثُمَّ لَقَطَعْنَا مِنْہُ الْوَتِیْنَ ۝ فَمَا مِنْکُمْ مِّنْ اَحَدٍ عَنْہُ حٰجِزِیْنَ ۝ یہ تو رب العلمین کی طرف سے نازل شدہ قرآن ہے۔ 43 اور اگر وہ ہمارے بارے خود ہی کچھ باتیں گھڑ لیتا۔ 44 یقیناً ہم اس سے یمن وسعادت کا علم یعنی قرآن ہی چھین لیتے۔ 45 پھر لازماً اس سے سلسلہ وحی منقطع کر دیتے۔ 46 پس تم میں سے کوئی بھی اللہ کو اس کام سے روکنے والا نہیں ہے۔ 69/47

اَلْوَتِیْنَ 69/46 ۔ اَلْوَتِیْنَ کا بنیادی سہ حرفی مادہ و ت ن ہے جس کے معنی پانی کا ہمیشہ رہنا اور کبھی ختم نہ ہونا۔ الوتن کسی بھی شے کے بہنے کے سلسلے کو کہتے ہیں۔ شہ رگ جو خون کے بہنے کا ایک سلسلہ ہے۔ اس لئے یہاں عام معنی شہ رگ کے کاٹنے کا معنی کر دیتے ہیں۔ ماقبل کیونکہ وحی کا موضوع ہے اس لئے یہاں سلسلہ وحی کے منقطع کرنے کا معنی مناسب ہے۔ قرآن سے یہی ثابت ہوتا ہے کہ رسول کی سنت کا قرآن کے علاوہ اور کوئی لاریب ماخذ نہیں ہے اور نہ ہی رسول نے اپنی طرف سے کوئی شے پیش کی ہے۔ قرآن ہی رسول کی عظمت، پاک دامنی اور سچائی کا ثبوت ہے۔ قرآن پر عمل کرنے والوں کو رسول کے صحابہ کی سند ملی ہے۔ قرآن انبیاء نے پیش کیا جس کی وجہ سے انبیاء کفار کو پسند نہیں آئے اور اُنہیں ہجرت کرنے پر مجبور کر دیا گیا۔ ذرا غور کریں قرآن کی پیشکش کا لوگوں نے کیا جواب دیا آیت ملاحظہ فرمائیے۔

☆ وَقَالُوْٓا اِنْ نَّتَّبِعِ الْھُدٰی مَعَکَ نُتَخَطَّفْ مِنْ اَرْضِنَا اور کہتے ہیں کہ اگر ہم نے تیرے ساتھ قرآن کی

اتباع کی تو ہم اپنی سرزمین سے اغوا کئے جائیں گے۔ 28/57

رسول کی اتباعِ قرآن پر عمل کوئی معمولی بات نہیں ہے۔ اس سنت پر عمل کرنا دل گردے کی بات ہے۔ ایک دفعہ تو کلیجہ گلے کی طرف آتا ہے۔ لہٰذا جنت میں جانے کیلئے قرآن پر عمل کرنا فرض ہے۔ قرآن کی اتباع سنتِ رسول ہے۔ اسی صداقت، عدالت اور شجاعت کا اعلان کر۔ قُلْ اَفَغَيْرَ اللّٰهِ تَاْمُرُوْٓنِّيْٓ اَعْبُدُ اَيُّهَا الْجٰهِلُوْنَ ۞ وَلَقَدْ اُوْحِيَ اِلَيْكَ وَاِلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكَ ۚ لَئِنْ اَشْرَكْتَ لَيَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ وَلَتَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ۞ بَلِ اللّٰهَ فَاعْبُدْ وَكُنْ مِّنَ الشّٰكِرِيْنَ ۞ کہہ دو۔ اے جاہلو! کیا تم مجھے حکم دیتے ہو کہ میں غیر اللہ کی غلامی اختیار کرلوں؟ 64 یہ حقیقت ہے کہ تیری طرف اور تجھ سے پہلوں کی طرف بھی وحی کی گئی تھی۔ یقیناً اگر تُو نے شرک کیا تو لازماً تیرا عمل ضائع کر دیا جائیگا (6/88,7/147)۔ اور تُو خسارہ پانے والوں میں سے ہو جائے گا۔ 65 بلکہ اللہ ہی کی غلامی اختیار کرو اور شاکرین میں سے ہو جاؤ۔ 39/66 اب مفصّل کتاب (6/114) کی موجودگی میں ایک مومن کو کوئی غیر اللہ کی حکمرانی کا تصور دے۔ مومن کو اُس کے اللہ کی طرف سے یہی کہنے کا حکم ہے جو نبی سلام' علیہ نے اللہ کے حکم سے کہا ہے۔ یہ قرآن میں جہاں بھی نبی سلام' علیہ کو اللہ نے قُلْ کا حکم دیا ہے یہ اُمتِ مسلمہ کے لئے سیاق وسباق کے لحاظ سے اپنے گردوپیش کے ماحول کے مطابق یہی قُلْ کا حکم ہے اور یہ سنتِ رسول ہے۔ یہ قُلْ تین سو سے زائد دفعہ قرآن میں استعمال ہوا ہے۔ جہاں نبی سلام' علیہ کے لئے ہے وہ مقام اُمتِ مسلمہ کے لئے قابلِ غور ہیں کیونکہ اُمتِ مسلمہ نے وہ بات کہنی ہے، وہی اعلان کرنا ہے جو اُن کے نبی نے کہا اور اعلان کیا تھا۔

دوسرے لفظوں میں قُلْ اعلانِ قرآن ہے کہ لوگوں کو قرآن سناؤ، لوگوں کو قرآن پہنچاؤ۔ اللہ نے قرآن اس لئے نہیں دیا کہ انسان اللہ کو قرآن سنائے۔ تلاوتِ قرآن کا مطلب ہے اس کو سمجھ کر پڑھنا یعنی سیکھنا اور اس پر عمل کرنا ہے۔ اب قرآن کے علاوہ کوئی شریعت منوائے تو اُس کو مذکورہ آیت کے مطابق یہی جواب ایک مومن کی طرف سے ملنا چاہیے جو نبی سلام' علیہ نے 39/64 آیت میں جواب دیا ہے کہ اے جاہلو! کیا تم مجھے حکم دیتے ہو کہ میں غیر اللہ کی غلامی اختیار کروں۔ قرآن میں یہ بھی آتا ہے ذرا ملاحظہ فرمایئے۔ مَا كَانَ لِبَشَرٍ اَنْ يُّؤْتِيَهُ اللّٰهُ الْكِتٰبَ وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ ثُمَّ يَقُوْلَ لِلنَّاسِ كُوْنُوْا عِبَادًا لِّيْ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلٰكِنْ كُوْنُوْا رَبّٰنِيّٖنَ بِمَا كُنْتُمْ تُعَلِّمُوْنَ الْكِتٰبَ وَبِمَا كُنْتُمْ تَدْرُسُوْنَ ۞ وَلَا يَاْمُرَكُمْ اَنْ تَتَّخِذُوا الْمَلٰٓئِكَةَ وَالنَّبِيّٖنَ اَرْبَابًا ؕ اَيَاْمُرُكُمْ بِالْكُفْرِ بَعْدَ اِذْ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ۞ کسی بھی انسان کے لئے جائز نہیں کہ اللہ اُسے الکتاب دے یعنی حکم و نبوّت دے اور پھر وہ لوگوں سے کہے کہ تم اللہ کے سوا میرے غلام بن جاؤ۔ بلکہ وہ کہے گا تم رب والے بن جاؤ۔ اس وجہ سے کہ تم الکتاب کی تعلیم دیتے ہو اور تم الکتاب سے درس دیتے ہو (7/169,6/105)۔ 79 یقیناً وہ تم کو ملائکہ اور نبیوں کو رب بنانے کا حکم نہیں دے گا۔ کیا وہ تم کو کفر کا حکم دے گا اِس کے بعد جب کہ تم اللہ کی فرماں برداری کرنے والے ہو۔ 3/80

مذکورہ آیت میں کسی نبی کو اجازت نہیں ہے کہ وہ کسی کو اپنا غلام بنائے بلکہ وہ ربّانی بناتا ہے۔ اب کوئی خود غلام رسول یا غلام نبی بنتا ہے تو وہ اللہ کے خود جواب دہ ہے۔ اللہ کی کتاب میں کسی کا غلام بننے کا حکم نہیں ہے۔ واضح قرآنی تعلیم کے بعد

بھی اگر کوئی قرآن سے باہر سنتِ رسول تلاش کرتا ہے۔معلوم ہوتا کہ رسول سے محبت کرنیوالے قرآن کے مقامِ رسالت اور محمد کے مقامِ رسالت میں تفریق کرر ہے ہیں اوراپنے عمل سے 4/150 آیت کے مصداق ٹھہرتے ہیں۔افسوس ہے کہ رسول سے محبت کرنے والے بھی نہیں سمجھتے کہ جس قرآن کی وجہ سے محمد سلام' علیہ کو مقامِ رسالت ملا۔قرآن کی وجہ سے اپنے پرائے ہوگئے۔آپ کو اس قرآن کی خاطر اپنا گھر بار چھوڑنا پڑا۔قرآن سے اتنی بے تعلقی کہ اس میں کردارِ رسول نہ ہو۔یہ کیسے ممکن ہے۔بات بالکل صاف ہے کہ قرآن کی اتباع کردارِ رسول ہے اور ہمارا بھی قرآن کی اتباع کرنا سنتِ رسول ہے۔اگر کسی کے پاس قرآن کی طرح کوئی لاریب سنت والا نسخہ موجود ہے تو وہ لائے اور پوری اُمتِ مسلمہ کا قرآن کی طرح اُس پر اتفاق بھی ہو۔ظاہر ہے کہ دنیا میں قرآن کے علاوہ کوئی لاریب نسخہ یا کتاب نہیں ہے۔ثابت ہوا کہ سنتِ رسول صرف قرآن ہی ہے۔دراصل غیر از قرآن سنت ثابت کرنے کا مقصد قرآن اور رسول کا کتمان ہے۔کیونکہ قرآن اور غیرِ قرآن کا ٹکراؤ پیدا کر کے معاشرے میں غیرِ قرآن کا نفاذ کرنا اور قرآن کے نفاذ کی معطّلی ہے۔وہ آپ سب مشاہدہ کر رہے ہیں میری یہ بات کسی دلیل کی محتاج نہیں ہے۔

﴿حدیث کیا ہے﴾

اس کا سہ حرفی مادہ ح د ث جس کے معنی روایت کرنا، خبر دینا اور بیان کرنے کے ہیں۔الحدیث خبر کو کہتے ہیں۔روایت اور بات کو کہتے ہیں۔قرآن اللہ کی حدیث ہے۔باقی اللہ کے مقابلے میں حدیثیں ہیں۔قرآن اللہ کی حدیث پر ایمان لانے کیلئے کہتا ہے۔وَاِذَا قِيْلَ لَهُمُ ارْكَعُوْا لَا يَرْكَعُوْنَ ۞ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ۞ فَبِاَيِّ حَدِيْثٍ ۢ بَعْدَهٗ يُؤْمِنُوْنَ ۞ اور جب انہیں کہا گیا تھا کہ قرآن مان لو وہ نہیں مانتے تھے (2/170) ۔48 بربادی ہے اس دن جھٹلانے والوں کیلئے ۔49 بتاؤ اب اس قرآن کے بعد کون سی حدیث مانو گے۔77/50 بتاؤ اب اس قرآن کے بعد کون سی حدیث مانو گے۔اللہ کے اس بیان کا صاف صاف مطلب یہی ہے کہ قرآن کے بعد اب انسانوں کی لکھی ہوئی حدیث کو ماننے کا مطلب قرآن کا انکار ہے ورنہ تو اس جملے کا تو کوئی مفہوم ہی نہیں بنتا اگر قرآن کے بعد بھی دوسری کتابوں پر ایمان لانا ضروری ہے۔
اَوَلَمْ يَنْظُرُوْا فِيْ مَلَكُوْتِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَ مَا خَلَقَ اللّٰهُ مِنْ شَيْءٍ ۙ وَّ اَنْ عَسٰۤى اَنْ يَّكُوْنَ قَدِ اقْتَرَبَ اَجَلُهُمْ ۚ فَبِاَيِّ حَدِيْثٍ ۢ بَعْدَهٗ يُؤْمِنُوْنَ ۞ مَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ ۚ وَ يَذَرُهُمْ فِيْ طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُوْنَ ۞ کیا منکرینِ قرآن نے کوئی غور وفکر نہیں کیا سمٰوات وارض کی سلطنت میں اور جو کچھ بھی اللہ نے اس میں پیدا کیا ہے ؟ ہوسکتا ہے کہ اس کے خاتمے کی میعاد قریب آ گئی ہو۔پھر اس قرآن کے بعد کون سی حدیث ہے جس پر وہ ایمان لائیں گے۔185 جس کو اللہ گمراہ قرار دے پھر اُس کو کوئی ہدایت دینے والا نہیں ہے۔اور وہ اُن کو سرکشی میں چھوڑ دیتا ہے کہ وہ غیرِ قرآن میں بھٹکتے رہیں۔7/186
پھر اس قرآن کے بعد کون سی حدیث ہے جس پر وہ ایمان لائیں گے۔اللہ کے اس فرمان کا واضح مطلب یہی ہے۔اللہ کے قرآن کے بعد غیر اللہ کی کتابوں پر ایمان قرآن کے انکار کرنے کے مترادف ہے۔اَفَلَا يَتَدَبَّرُوْنَ ۵ فَلَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ عَلٰۤى اٰثَارِهِمْ اِنْ لَّمْ يُؤْمِنُوْا بِهٰذَا الْحَدِيْثِ اَسَفًا ۞ اگر وہ اس قرآن پر ایمان نہ لائیں تو شاید تم افسوس کرتے ہوئے ان کے

پیچھے اپنی جان ہلاک کرنے والے ہو ۔18/6 اِس آیت میں حدیث سے مراد قرآن ہے۔اس قرآن کی بات نہ ماننے پر نبی سلام' علیہ افسردہ ہورہے ہیں کہ اللہ اب ہر داعی قرآن کو تسلی دے رہے ہیں کہ اگر وہ قرآن کی بات نہیں مانتے تو تم اُن کے اس عمل پر افسوس کرتے ہوئے اپنی جان کو ہلاکت میں نہ ڈال لینا۔قرآن دو قسم کی حدیثیں بتاتا ہے۔آیات ملاحظہ فرمایئے۔ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْتَرِىْ لَهْوَ الْحَدِيْثِ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۖ وَّ يَتَّخِذَهَا هُزُوًا ؕ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ'' مُّهِيْنٌ'' ۞ وَ اِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِ اٰيٰتُنَا وَلّٰى مُسْتَكْبِرًا كَاَنْ لَّمْ يَسْمَعْهَا كَاَنَّ فِيْٓ اُذُنَيْهِ وَقْرًا ۚ فَبَشِّرْهُ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ۞ اور بعض لوگ لھوالحدیث خریدتے ہیں تاکہ وہ بغیر علم کے لوگوں کو اللہ کی راہ سے گمراہ کریں(4/44)۔اور اللہ کی راہ کو ہنسی مذاق بنالیتے ہیں۔یہی لوگ ہیں جن کے لئے دردناک عذاب ہے۔6 اور جب اُس کے سامنے ہماری باتیں پیش کی جاتیں ہیں تو منہ پھیر لیتا ہے تکبر کرتا ہوا گویا کہ اُس نے اِن کو سنا ہی نہیں گویا اُس کے کانوں میں وقار کا ڈاٹ ہے۔سو اس کو دردناک عذاب کی بشارت دے دو۔31/7 اَللّٰهُ نَزَّلَ اَحْسَنَ الْحَدِيْثِ كِتٰبًا مُّتَشَابِهًا مَّثَانِىَ ۖ تَقْشَعِرُّ مِنْهُ جُلُوْدُ الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ ۚ ثُمَّ تَلِيْنُ جُلُوْدُهُمْ وَ قُلُوْبُهُمْ اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ ؕ ذٰلِكَ هُدَى اللّٰهِ يَهْدِىْ بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَ مَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ هَادٍ ۞ اللہ نے حدیث کی بہترین کتاب (قرآن) نازل فرمائی ہے جس کی باتیں ملتی جلتی ہیں جو بار بار نازل کی گئی تھیں (15/87,26/196) اسے سن کر اُن کے رونگٹے کھڑے ہوجاتے ہیں جو اپنے رب کے سامنے جواب دہی سے ڈرتے ہیں۔پھر اُنکے اعضائے جسمانی اور اُن کے ذہن قرآن کی طرف متوجہ ہوجاتے ہیں۔یہ اللہ کی ہدایت ہے۔وہ اِسکے ساتھ اُسے ہدایت دیتا ہے جو ہدایت لینا چاہتا ہو۔اور جس کو اللہ گمراہ قرار دے۔پھر اُس کیلئے کوئی ہادی نہیں۔39/23

مذکورہ 31/6 آیت میں لَهْوَ الْحَدِيْثِ کا ذکر ہے جس میں علم کی باتیں نہیں ہوتیں بلکہ وہ لوگ صرف اس لئے خریدلیتے ہیں کہ وہ لوگوں کو بغیر علم کے قرآن سے دور کردیں۔حقیقت کو گم کرنے کے لئے لَهْوَ الْحَدِيْثِ معرضِ وجود میں آتی ہے۔انسانوں نے اپنے ہاتھوں سے کتابیں لکھ کر اُن کو وحی کا درجہ دے دیا ہے۔لوگوں نے اُن کو قرآن سے زیادہ اہمیت دے کر قرآن کو فارغ کردیا ہے بلکہ دین میں قرآن کی حیثیت نہ ہونے کے برابر ہے۔31/7 آیت میں لَهْوَ الْحَدِيْثِ ماننے والے کا رویہ بھی بتایا جارہا ہے کہ جب اُس پر اللہ کی آیات تلاوت کی جاتیں ہیں تو اُس کی کیفیت کیا ہوتی ہے۔اللہ کی آیات سے ہنسی مذاق کرتا ہے اور آیات سے تکبر کرتا ہوا منہ موڑلیتا ہے۔39/23 میں قرآن کو اَحْسَنَ الْحَدِيْثِ کہا گیا ہے جس کو اللہ نے نازل کیا ہے۔اسے سن کر مومنوں کے رونگٹے کھڑے ہوجاتے ہیں کیونکہ وہ اپنے رب کے سامنے جواب دہی سے ڈرتے ہیں۔جو قرآن سے ہدایت نہیں لیتا پھر اُس کا کوئی ہادی نہیں اور اللہ اُس کو گمراہ قرار دیتا ہے۔31/6 اور 39/23 آیات میں دونوں قسم کی احادیث اللہ نے بیان کردیں ہیں۔آپ کی مرضی ہے لَهْوَ الْحَدِيْث کا انتخاب کریں اور گمراہی کی راہ پر چل پڑیں یا اَحْسَنَ الْحَدِيْث کا انتخاب کر کے صراطِ مستقیم پر چل پڑیں۔اللہ نے آپ کو آزادی دی ہے۔اللہ اپنے بندوں کو اپنی آیات کی طرف بلا رہا ہے۔تِلْكَ اٰيٰتُ اللّٰهِ نَتْلُوْهَا عَلَيْكَ بِالْحَقِّ ۚ فَبِاَىِّ حَدِيْثٍ ۢ بَعْدَ اللّٰهِ وَ اٰيٰتِهٖ يُؤْمِنُوْنَ ۞ یہ مذکورہ اللہ کے نشاناتِ ہدایت ہیں۔جن کو ہم تیرے سامنے حق کے ساتھ پیش کررہے ہیں۔اب بتاؤ اللہ اور اُس کی آیات

کو چھوڑ کر کون سی حدیث مانو گے۔صاف مطلب یہی ہے کہ اللہ کے قرآن کو چھوڑ کر کہیں اور رخ کیا تو گمراہ ہو جاؤ گے۔ اللہ کی حدیث قرآن پر آ ؤ گے تو ہدایت ملے گی ورنہ گمراہی ہے۔اَمۡ یَقُوۡلُوۡنَ تَقَوَّلَهٗ ۚ بَلۡ لَّا یُؤۡمِنُوۡنَ ۞ فَلۡیَاۡتُوۡا بِحَدِیۡثٍ مِّثۡلِهٖۤ اِنۡ کَانُوۡا صٰدِقِیۡنَ ۞ کیا وہ کہتے ہیں کہ اس نے اس کو خود گھڑ لیا بلکہ وہ قرآن کو نہیں مانتے۔33 پس چاہئے کہ وہ اس قسم کا کوئی کلام بنا لائیں اگر وہ سچے ہیں۔52/34 اللہ کا چیلنج کہ اگر وہ اس حدیثِ قرآن کو اللہ کا کلام نہیں مانتے اور اس پر ایمان نہیں لاتے۔اگر وہ سچے ہیں تو اس کی مثل حدیث بنا کر لائیں۔اَفَمِنۡ هٰذَا الۡحَدِیۡثِ تَعۡجَبُوۡنَ ۞ لا وَ تَضۡحَکُوۡنَ وَ لَا تَبۡکُوۡنَ ۞ لا وَاَنۡتُمۡ سٰمِدُوۡنَ ۞ فَاسۡجُدُوۡا لِلّٰهِ وَاعۡبُدُوۡا 53/62 کیا پھر تم اس قرآن کی حدیث پر تعجب کرتے ہو۔59 اور تم ہنستے ہو اور تم روتے نہیں ہو۔60 اور تم تکبر ہی کرتے ہو۔61 پس اللہ کیلئے فرماں برداری کرو اور اس کی غلامی اختیار کرو۔53/62 اَفَبِهٰذَا الۡحَدِیۡثِ اَنۡتُمۡ مُّدۡهِنُوۡنَ ۞ لا وَتَجۡعَلُوۡنَ رِزۡقَکُمۡ اَنَّکُمۡ تُکَذِّبُوۡنَ ۞ کیا اِس قرآن کے خلاف تم مفاہمت کرنیوالے ہو (68/9)۔81 اور تم باطل سے مفاہمت کر کے اپنا مال بناتے ہو یقیناً تم قرآن کو جھٹلاتے ہو۔56/82 اب لَهۡوَ الۡحَدِیۡثِ اور اَحۡسَنَ الۡحَدِیۡثِ میں واضح فرق معلوم ہو جاتا ہے کہ قرآن کے مقابلے غیر قرآنی کتابوں سے مفاہمت کرنے پر اللہ نے سوال اُٹھایا ہے کہ کیا اب تم اس قرآن کے مقابلے دوسری حدیثوں سے مفاہمت کرو گے۔استفہام انکاری ہے کہ تمہیں ایسا نہیں کرنا چاہیے۔ اے لوگو! تمہیں صرف قرآن کی اتباع کرنی چاہیے۔آخرت کی بہتری اسی میں ہے۔ارشادِ الٰہی ملاحظہ فرمائیے۔وَاَنَّ هٰذَا صِرَاطِیۡ مُسۡتَقِیۡمًا فَاتَّبِعُوۡهُ ۚ وَ لَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِکُمۡ عَنۡ سَبِیۡلِهٖ ؕ ذٰلِکُمۡ وَصّٰکُمۡ بِهٖ لَعَلَّکُمۡ تَتَّقُوۡنَ ۞ اور یقیناً یہی میرا سیدھا راستہ ہے۔پس اسکی اتباع کرو اور دوسرے راستوں کی اتباع نہ کرو۔وہ تم کو اللہ کی راہ سے الگ کر دیں گے۔اللہ نے تم کو اس کیساتھ حکم دیا ہے۔تاکہ تم نافرمانی سے بچو۔6/153 وَهٰذَا کِتٰبٌ "اَنۡزَلۡنٰهُ مُبٰرَکٌ" فَاتَّبِعُوۡهُ وَاتَّقُوۡا لَعَلَّکُمۡ تُرۡحَمُوۡنَ ۞ لا اور یہ قرآن ایک کتاب ہے۔جو ہم نے نازل کی ہے۔یہ مبارک ہے پس اسی کی اتباع کرو۔اور نافرمانی سے بچو تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔6/155 مذکورہ آیات میں قرآن کے علاوہ دوسری کتابوں سے ہدایت لینے کا مطلب قرآن سے علیحدگی ہے۔یہ کتاب اللہ نے نازل کی ہے، یہ کتاب مبارک ہے اور رحمت اس کتاب کی اتباع کے ساتھ مشروط ہے۔لہٰذا ثابت ہوا کہ اللہ کی حدیث سے سچّی کوئی حدیث نہیں ہے۔وَمَنۡ اَصۡدَقُ مِنَ اللّٰهِ حَدِیۡثًا اور اللہ سے زیادہ سچّی حدیث کہنے والا کون ہوسکتا ہے؟ 4/87 فَذَرۡنِیۡ وَمَنۡ یُّکَذِّبُ بِهٰذَا الۡحَدِیۡثِ ؕ سَنَسۡتَدۡرِجُهُمۡ مِّنۡ حَیۡثُ لَا یَعۡلَمُوۡنَ ۞ لا وَ اُمۡلِیۡ لَهُمۡ ؕ اِنَّ کَیۡدِیۡ مَتِیۡنٌ" ۞ پس اب مجھے نپٹنے دو اُس کے ساتھ جو اس حدیث یعنی قرآن کو جھٹلاتا تھا ہم بتدریج ان کو ایسی جگہ سے عذاب دیں گے جہاں سے وہ نہ جانتے ہوں گے۔44 اور میں انہیں مہلت دیتا ہوں یقیناً میری تدبیر بڑی زبردست ہے۔68/45 آخر میں بڑی سخت وارننگ ہے اللہ کی طرف سے کہ جنہوں نے میری حدیث، القرآن کو جھٹلایا تھا۔آج میں ان سے نپٹوں گا۔اب بھی اگر کسی کو غیر اللہ کی حدیثوں سے محبت ہے تو اُسے راہِ راست پر کون لاسکتا ہے۔ہماری ذمہ داری تو بلاغ ہے اللہ حساب لینے والے ہیں۔

﴿تواتر کیا ہے﴾

ثُمَّ اَرۡسَلۡنَا رُسُلَنَا تَتۡرَا ؕ پھر ہم نے اپنے رسولوں کو تواتر سے بھیجا ہے 23/44 مذکورہ آیتِ مجیدہ میں تَتۡرَا کا سہ حرفی مادہ وت ر ہے۔ واؤ تا میں بدل گئی ہے۔ اللہ کا انبیاء کو وقفے وقفے سے بھیجنا تَتۡرَا کہلاتا ہے۔ اسی سے تواتر نکلا ہے۔ جس میں وقفہ نہ ہو اُسے عربی زبان میں تواتر نہیں کہتے بلکہ اُسے مدارکہ، مواصلہ اور متتابعہ کہتے ہیں۔ جیسے قرآن میں بطور سزا لگاتار دو ماہ کے صیام کے لئے سورۃ نمبر 4 آیت نمبر 92 میں فَصِیَامُ شَهۡرَیۡنِ مُتَتَابِعَیۡنِ آیا ہے۔ ہمارے ہاں تواتر کی جو بغیر وقفے کے تعریف کی جاتی ہے وہ عربی لغت میں درست نہیں ہے۔ اللہ نے رسولوں کے تواتر میں وقفہ رکھا ہے۔ اور اُس نے رسولوں کے ساتھ باقاعدہ ایک کتاب (2/213) بھیجی ہے۔ رسولوں کے تواتر کے ساتھ کتاب کی سند لازم ہے لیکن ہمارے تواتر میں نہ وقفہ ہے نہ کتاب کی ضرورت ہے۔ بس جو آباء واجداد سے چلا آرہا ہے اُسے ہی مقدس اور متبرک بنا دیا گیا ہے وہ چاہے قرآن میں ہے یا نہیں اُسے چیک کرنا بھی کفر قرار دے دیا ہے۔ وحی کے مخالفین نے ہمیشہ سے قرآن کے خلاف بطور ہتھیار یہی کہا ہے قَالُوۡا حَسۡبُنَا مَا وَجَدۡنَا عَلَیۡهِ اٰبَآءَ نَا 5/104 کہتے ہیں ہمیں کافی ہے وہی جس پر ہم نے اپنے بڑوں کو پایا۔ بڑے واضح انداز میں 2/170 7/28.23/24.43/22,23,40/83,37/70. آیات میں کافروں کی اس تواتر والی دلیل کو جو کتابِ وحی کے بغیر تھی اللہ نے بڑے زوردار انداز میں رد کر دیا ہے۔ مومنوں کے لئے اس میں یہ سبق ہے کہ وہ یہ رویہ اختیار نہ کریں کیونکہ انبیاء اور اُن کے اصحاب نے اپنے قول وفعل کے لئے کتاب اللہ یعنی قرآن کو دلیل بنایا تھا۔ اب مومنوں کو مصنوعی اور من گھڑت تواتر کو چھوڑ کر اپنے قول وفعل کی بنیاد قرآن کو قرار دینا چاہیے کیونکہ یہی انبیاء اور اصحابِ انبیاء کی سنت ہے۔ كَانَ النَّاسُ اُمَّةً وَّاحِدَةً ۣ فَبَعَثَ اللّٰهُ النَّبِیّٖنَ مُبَشِّرِیۡنَ وَمُنۡذِرِیۡنَ ۪ وَ اَنۡزَلَ مَعَهُمُ الۡكِتٰبَ بِالۡحَقِّ لِیَحۡكُمَ بَیۡنَ النَّاسِ فِیۡمَا اخۡتَلَفُوۡا فِیۡهِ ؕ وَمَا اخۡتَلَفَ فِیۡهِ اِلَّا الَّذِیۡنَ اُوۡتُوۡهُ مِنۡۢ بَعۡدِ مَا جَآءَتۡهُمُ الۡبَیِّنٰتُ بَغۡیًۢا بَیۡنَهُمۡ ۚ فَهَدَى اللّٰهُ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا لِمَا اخۡتَلَفُوۡا فِیۡهِ مِنَ الۡحَقِّ بِاِذۡنِهٖ ؕ وَاللّٰهُ یَهۡدِیۡ مَنۡ یَّشَآءُ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسۡتَقِیۡمٍ ۝ سب انسانوں کا ایک ہی دین ہے (یا سب انسان ایک ہی جماعت ہیں)۔ (21/92) پس اللہ نے تمام نبیوں کو اِس دین کا مبشر و منذر بنا کر بھیجا تھا اور اُن کے ساتھ کتابِ واحد ساتھ حق کے اُتاری تھی تاکہ وہ فیصلہ کر دے لوگوں کے درمیان جس میں وہ اختلاف کرتے تھے اِس میں ان لوگوں نے ہی اختلاف کیا جن کو یہ کتاب دی گئی تھی آپس میں ضد کی وجہ سے اِس کے بعد کہ اِن کے پاس واضح حکم آچکا تھا۔ پس اللہ نے ماننے والوں کو ہدایت دی اس لیے کہ انہوں نے اُس کے حکم کے مطابق حق سے اختلاف نہیں کیا۔ یقیناً اللہ تو اُسے ہدایت دیتا ہے جو صراطِ مستقیم کی طرف آنا چاہتا ہو۔ 2/213

2/213 آیت میں ہر نبی کے ساتھ کتاب نازل کی۔ پہلی بات تو تواترِ انبیاء وقفے کے ساتھ۔ دوسری بات کہ انبیاء کا تواتر کتاب کے ساتھ۔ اگر تواتر کو سند مان لیا جائے تو تعلیم وحی کے لئے کتاب اللہ کی ضرورت نہیں۔ کہا جاسکتا تھا کہ اس تواترِ رسالت کو کتاب کی ضرورت نہیں ہے اب قیامت تک عملِ رسالت تواتر کی سند پر چلے گا۔ کیونکہ اللہ نے فرمایا ہے۔

شَرَعَ لَكُمْ مِّنَ الدِّيْنِ مَا وَصّٰى بِهٖ نُوْحًا وَّالَّذِيْٓ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ وَمَا وَصَّيْنَا بِهٖٓ اِبْرٰهِيْمَ وَ مُوْسٰى وَعِيْسٰٓى اَنْ اَقِيْمُوا الدِّيْنَ وَلَا تَتَفَرَّقُوْا فِيْهِ ؕ كَبُرَ عَلَى الْمُشْرِكِيْنَ مَا تَدْعُوْهُمْ اِلَيْهِ ؕ اَللّٰهُ يَجْتَبِيْٓ اِلَيْهِ مَنْ يَّشَآءُ وَيَهْدِيْٓ اِلَيْهِ مَنْ يُّنِيْبُ ۝ تمہارے لئے وہی دین(2/213,42/21,45/18) مقرر کیا ہے۔جس کا حکم نوح کو دیا گیا تھا اور جو ہم نے تیری طرف وحی کیا ہے۔اور جس کا ہم نے ابراہیم اور موسیٰ اور عیسیٰ کو بھی حکم دیا تھا۔یہ کہ وہ صرف نازل شدہ دین کو قائم کریں اور اس سے الگ نہ ہوں۔ مشرکین کیلئے بڑا گراں تھا اُس کی طرف آنا جس کی طرف تُو دعوت دے رہا تھا۔اللہ اپنی طرف سے منتخب کرتا ہے جو ہدایت چاہتا ہے۔اور ہدایت دیتا ہے اُسے اپنی طرف سے جو رجوع کرتا ہے۔42/13

42/13 آیت میں اللہ نے تم سب کیلئے ایک ہی شریعت مقرر کی ہے۔گویا تواترِ ربانی میں کسی شک وشبہ کی گنجائش نہیں ہے کیونکہ یہ اللہ کی طرف سے ہے۔اور اس تواتر کے ساتھ ایک کتاب بھی منزل من اللہ ہوتی ہے۔اب بتائیں تواترِ ربانی سے بھی زیادہ مسلمہ اور تصدیق شدہ کون سا تواتر ہے جسے کتاب کی ضرورت نہیں ہے۔علمی اور عملی دنیا میں زبانی تواتر کی کوئی حیثیت ہوتی تو رسولوں کے ساتھ کتاب نازل کرنے کی ضرورت نہ تھی۔پھر کتاب اللہ کے مخالفین کا تواتر جو اُنہوں نے اپنے بزرگوں سے پایا تھا قرآن اُنہیں درست قرار دے دیتا بلکہ قرآن کہتا ہے۔اَمْ اٰتَيْنٰهُمْ كِتٰبًا مِّنْ قَبْلِهٖ فَهُمْ بِهٖ مُسْتَمْسِكُوْنَ ۝ بَلْ قَالُوْٓا اِنَّا وَجَدْنَآ اٰبَآءَنَا عَلٰٓى اُمَّةٍ وَّاِنَّا عَلٰٓى اٰثٰرِهِمْ مُّهْتَدُوْنَ ۝ کیا ہم نے اُن کو اس سے پہلے کوئی کتاب دی ہے۔پس وہ اس کے ساتھ چمٹے ہوئے ہیں(31/22)۔21 بلکہ وہ تو یہی کہتے ہیں۔بے شک ہم نے اپنے بڑوں کو ایک دین پر پایا ہے۔اور بے شک ہم اُنہیں کے آثارِ تواتر پر ہدایت پا رہے ہیں۔(28/36,38/7,37/70)43/22

اس آیت میں اللہ کتاب کے مقابلے میں کافروں کے زبانی کلامی تواتر کو ان کی ہٹ دھرمی اور ضد کے طور پر بیان کر رہے ہیں اور داعی قرآن کو بتایا جا رہا ہے کہ یہ بزرگوں کے تواتر کا معاملہ صرف آپ کے ساتھ نہیں ہے۔آپ سے پہلے بھی ہٹ دھرم اور ضدی لوگوں نے آباؤ اجداد کے تواتر کو دلیل بنا کر اللہ کی کتاب کی مخالفت کی تھی اور اللہ نے اپنی کتاب کے مقابلے میں پہلی قوموں کا عملِ تواتر غلط قرار دے دیا تھا۔کیا اس کے بعد بھی تواتر کی کوئی سند باقی رہ جاتی ہے۔حیرت کی بات ہے کتاب اللہ کے مقابلے میں تواتر کی رٹ لگانے والے قرآن کی تعلیم تو کتاب سے پیش کرتے ہیں۔جبکہ قرآن کی تعلیم کیلئے بھی کتاب کی ضرورت نہیں زبانی کلامی تواتر ہونا چاہیے تھا۔کیونکہ اس کتاب کو زبانی حفظ کرنے والے لاکھوں کی تعداد میں مل جاتے ہیں۔اگر دین کی حفاظت کا ذریعہ لوگوں کا عملِ تواتر ہوتا تو قرآن لکھنے کی ضرورت پیش نہ آتی اور اتنے نبی نہ آتے بلکہ تواتر سے دین محفوظ ہوتا اور دین کبھی نہ بگڑتا۔یہ تواتر ہی سے ہم تک پہنچ جاتا۔اللہ پہلی قوموں کے عملِ تواتر کو کبھی غلط نہ قرار دیتے۔قرآن کے مقابلے میں اہلِ کفّار اپنے حق ہونے کی دلیل ہمیشہ اپنے بزرگوں کے عملِ تواتر کو قرار دیتے تھے ملاحظہ فرمائیے۔ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمُ اتَّبِعُوْا مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ قَالُوْا بَلْ نَتَّبِعُ مَآ اَلْفَيْنَا عَلَيْهِ اٰبَآءَنَا ؕ اَوَلَوْ كَانَ اٰبَآؤُهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ شَيْــًٔـا وَّلَا يَهْتَدُوْنَ ۝ اور جب اِن کو کہا جاتا کہ اتباع کرو جو اللہ نے نازل کیا تو کہتے ہیں بلکہ ہم اتباع کریں گے اُس کی جس پر ہم نے اپنے بڑوں کو پایا۔(31/21,11/62,77/50,37/35, 23/24,5/104,7/28) اگر چہ ان کے بڑے نہ

وہ ہدایت پر تھے۔ 2/170 اس آیت کے ساتھ دوسری آیات کے مطالعہ سے اہل تواتر کی قلعی کھل کر سامنے آ گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں صرف قرآنِ حکیم کی اتباع کی توفیق دے۔ بہر حال کتاب اللہ کے مقابلے میں تواتر کی کوئی حیثیت نہیں اور نہ اس کا علمی تقدس ہے جتنا کہ ہمارے بھولے بھالے ساتھیوں نے اسے سمجھ رکھا ہے۔ کتاب اللہ کا انکار کرنے کیلئے ہمیشہ کافروں نے اپنے بزرگوں کا عملِ تواتر پیش کیا۔ ہمارے ہاں بھی قرآن کی آیات کے مقابلے میں عملی تواتر کو یہ مقام مل گیا ہے تو پھر ٹھنڈے دل سے غور کریں کہ قرآن حکیم کو کس مقام پر رکھ دیا گیا ہے۔ اللہ کی کتاب ہماری خواہش اور مرضی کی نمائندہ نہیں کیونکہ اللہ کی کتاب میں نہ تو کسی قوم کے رسم ورواج ہیں اور نہ ہی اُن کے آباؤ اجداد کی عبادات کے طور طریقے ہیں۔ لہٰذا ہر قوم کو اپنے رسم ورواج اور اپنے آباؤ اجداد کے مذہب اور عبادات کے طور طریقے چھوڑ کر قرآن کو قبول کرنا پڑے گا۔ آج اُمتِ مسلمہ بھی اسی دوراہے پر کھڑی ہے۔ قرآن کو پسِ پشت ڈال کر تواتر کی نغمہ سرائی میں کھوئی ہوئی ہے۔ آج اُمتِ مسلمہ بھی حَسْبُنَا مَا وَجَدْنَا عَلَيْهَا ابَآئَنَا کی رٹ لگا رہی ہے۔ قرآن کی آواز کو روایت اور تواتر کے حسین خوابوں میں چھپا کر رکھ دیا گیا ہے۔ قرآن اُمتِ مسلمہ کی نظروں سے چھپ گیا ہے۔ ہماری کوشش ہے کہ روایت اور تواتر میں خوابیدہ اُمت کو بیدار کر کے قرآن کی روشنی سے ان کے ذہنوں کو منور کیا جائے۔ اپنے کھوئے ہوئے عروج کو حاصل کرے اور کفر وشرک کی غلامی سے نجات حاصل کرے۔ اللہ نے اہلِ کتاب سے جب دلیل مانگی تو فرمایا۔ ان سے کہو تورات لے کر آؤ اور اس کو پڑھو 3/93 ذرا کھلے ذہن سے غور کرو کہ اللہ مخالفین سے کتابِ وحی کا مطالبہ کرتے ہیں۔ عملِ تواتر کا مطالبہ نہیں کر رہے۔ دیانت داری سے فیصلہ کریں کہ اگر غیر مسلم یہی مطالبہ قرآن والوں سے کر دیں کہ قرآن لے کر آؤ اور قرآن میں سے اپنے اعمال ثابت کرو کم از کم اپنے فرقہ کا نام ہی قرآن سے بتا دو۔ موجودہ فرقہ وارانہ اسلام کے رسم رواج اور فرقہ وارانہ اعمال کی تصدیق اُمتِ مسلمہ قرآن سے نہیں کر سکتی تو سوائے ندامت کے اور کچھ نہیں ہو سکے گا۔ اُس کی وجہ یہی ہے کہ ہم قرآن سے دور ہو چکے ہیں لہٰذا ہمارا پہلا کام ہی یہ ہے کہ ہم اپنے غیر متبدل دین کو قرآن تک محدود کر دیں پھر دوسروں کا کہا جا سکتا ہے کہ اپنی کوئی نازل کردہ کتاب لاؤ۔ جو چیز کتاب اللہ سے ثابت نہیں اُسے دین نہ بنائیں۔ یہ اللہ کے ساتھ شرک ہے۔ اللہ پر افترا ہے اور ظلم ہے۔

3/93 آیت میں اہلِ کتاب سے تورات لانے کا مطالبہ بڑا ہی اہم ہے۔ نازل شدہ کتاب لانے کا مطالبہ بڑی کڑوی گولی ہے جو کوئی نہیں نگلتا۔ اُمتِ مسلمہ سے بھی اگر کہہ دو کہ قرآن لاؤ یہ بات قرآن سے ثابت کر دو تو بھاگ جاتے ہیں۔ ارشاد ربّانی ہے۔ ثُمَّ اَرْسَلْنَا رُسُلَنَا تَتْرَا 23/44 پھر ہم نے اپنے رسولوں کو تواتر سے بھیجا ہے۔ اُن کے ساتھ ایک کتاب بھی لازم کی ہے۔ ایسا کبھی نہیں ہوا کہ رسالت تواتر سے ثابت ہے لہٰذا کتاب کی ضرورت نہیں۔ محمد رسول اللہ کے لئے ارشاد ہے کہ تمہارے لئے دین کا وہی راستہ ہے جس کا نوح سلام علیہ کو حکم دیا گیا تھا۔ جس کا ہم نے ابراہیم، موسیٰ اور عیسیٰ کو بھی حکم دیا تھا۔ تم اس دین میں فرق نہ کرنا 42/13۔ جس تواتر میں شک وشبہ کی گنجائش نہیں جو اللہ کی طرف سے نازل ہوتا ہے۔ اُس تواتر کو کتاب کے ذریعے بار بار دوہرایا جاتا ہے۔ جب اللہ دینِ حق کو کتاب کے بغیر پیش نہیں

کرتا تو کسی کے لئے بھی بغیر کتاب کے تواتر کی سند پیش کرنا جائز نہیں ہے۔ اگر علم اور عقل کی دنیا میں تواتر کی ذرا بھی گنجائش ہوتی تو پھر کافروں کا دین سچا ہوتا۔ کیونکہ وہ کتاب اللہ کے مقابلے میں باپ دادا کے تواتر کو معتبر مانتے تھے۔ اگر دین کی حفاظت کا ذریعہ لوگوں کا عملِ تواتر ہوتا تو کافروں کے عملِ تواتر کا رد قرآن کسی صورت بھی نہ کرتا۔ پھر قرآن بھی لکھنے کی ضرورت نہ تھی۔ یہ بھی تواتر سے، بغیر کتاب کے ہم تک پہنچ جاتا۔ اگر قرآن کے معاملے میں ایسا نہیں ہوا تو یہ حقیقت ہے کہ بزرگوں کے تواتر کی دین میں کوئی حیثیت نہیں۔ قرآن اہلِ کتاب سے وحی شدہ تورات لانے کا مطالبہ کرتا ہے کہ یہ پڑھ کر سناؤ۔ اگر مسلمانوں سے کوئی یہی مطالبہ کرے کہ قرآن لے کر آؤ اور یہی پڑھ کر سناؤ۔ یہ اُس کا حق بنتا ہے کیونکہ قرآن کتاب کے بغیر بات کرنے والوں کو بحث سے خارج کرتا ہے۔ آج اُمتِ مسلمہ بھی قرآن سے راہِ فرار اختیار کر چکی ہے اور اس کی سند بھی قرآن کی بجائے تواتر ہے۔ عام طور پر کہا جاتا ہے کہ قرآن کو سنتِ رسول کے بغیر نہیں سمجھا جا سکتا۔ کیونکہ قرآن پر اللہ کے نبی نے عمل کر کے دکھایا۔ ایک سائل کا سوال ہے۔ کہ قرآن میں حکم ہے کہ والدین کے ساتھ حسنِ سلوک کریں۔ نبی سلام' علیہ کی والدین کے حسنِ سلوک کی سنت کہاں سے ملے گی جب کہ آپ کے والدین بچپن ہی میں فوت ہو چکے تھے۔ لہٰذا یہ سنت غائب اور قرآن نبی کی عملی تشریح کے بغیر نامکمل ہے۔ نبی سلام' علیہ نے اپنی ازواجِ مطہرات میں سے کسی کو طلاق نہیں دی لہٰذا عورتوں کو طلاق دینا سنت کے خلاف ہے۔ فرمانِ نبی ہے۔ مَنْ تَرَکَ سُنَّتِیْ فَلَیْسَ مِنِّیْ اور جو میری سنت کو ترک کرے اُس کا مجھ سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ جو شخص طلاق دے اُس کا نبی سے تعلق نہیں ہے کیونکہ نبی سلام' علیہ نے اپنی ازواج میں سے کسی کو بھی طلاق نہیں دی۔ لہٰذا طلاق دینا سنتِ رسول کے خلاف ہے۔ دوسرا اللہ کا نازل کردہ ضابطہ طلاق نبی کی سنت کے بغیر، تشریح کے بغیر نامکمل ہے۔ اس کے علاوہ بھی غور طلب بہت سے اعمال ہیں جن میں سے چند مندرجہ ذیل ہیں۔

۱۔ نبی سلام' علیہ کی رہائش کچے حجرے اور کھجوروں کے پتوں کی چھت ہے۔ ہم پکے مکانوں میں رہ کر سنت کے خلاف عمل کر رہے ہے۔ فرمانِ نبی مَنْ تَرَکَ سُنَّتِیْ فَلَیْسَ مِنِّیْ

۲۔ آپ کی پہلی شادی 25 سال عمر میں خدیجہؓ سے ہوئی عمر 40 سال، بیوہ دو بچوں کی ماں۔ کنواریوں سے نکاح کرنا سنت کے خلاف عمل ہے۔ فرمانِ نبی مَنْ تَرَکَ سُنَّتِیْ فَلَیْسَ مِنِّیْ۔

۳۔ آپ کی سفری سواری گدھا، گھوڑا اور اونٹ تھا۔ ہماری سواری بس، ریل گاڑی اور ہوائی جہاز ہے۔ یہ بھی سنت کے خلاف ہے۔ فرمانِ نبی بتایا جاتا ہے مَنْ تَرَکَ سُنَّتِیْ فَلَیْسَ مِنِّیْ۔

۴۔ آپ کے جنگ کرنے کے آلات نیزے، بھال، تیر اور تلوار وغیرہ تھے۔ اس وقت کے جنگی ہتھیار بندوق، توپ، ٹینک اور جہاز وغیرہ ہیں۔ سنت کے خلاف ہے۔ مَنْ تَرَکَ سُنَّتِیْ فَلَیْسَ مِنِّیْ۔

۵۔ مسواک کی جگہ ٹوتھ برش اور پیسٹ کا استعمال مَنْ تَرَکَ سُنَّتِیْ فَلَیْسَ مِنِّیْ۔

۶۔ موجودہ اطلاعات اور نشریات کے ذرائع سنت کے خلاف ہیں۔ مَنْ تَرَکَ سُنَّتِیْ فَلَیْسَ مِنِّیْ۔

۷۔ مدینے میں رہنے، سہنے اور کھانے کے انداز فرشی۔ کرسی میز پر کھانا سنت کے خلاف ہے۔

یہ مذکورہ چند معروضات آپ کے سامنے پیش کیں ہیں۔ سنت کے خلاف عمل کرنے والوں پر قولِ رسول کے مطابق فتویٰ تو یہی ہے۔ مَنْ تَرَکَ سُنَّتِیْ فَلَیْسَ مِنِّیْ جو میری سنت کو ترک کرے اُس کا مجھ سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

مئودبانہ گزارش ہے کہ دین قرآن ہے اور سنتِ رسول ہو یا حدیث ہو ہم مانتے ہیں کہ وہ سب نفاذِ قرآن کی تاریخ ہے جو آنے والے لوگوں پر فرض نہیں۔ کیونکہ نبی سلام' علیہ نے قرآن پر اپنے زمان ومکان اور حالات و وسائل کے مطابق عمل کیا۔ کُتِبَ عَلَیْکُمُ الْقِتَالُ قرآن کا حکم ہے۔ یہ قتال کرنا تم پر فرض ہے یہ دین ہے جو غیر متبدل ہے نبی سلام' علیہ نے جنگ کی۔ یہ سنتِ رسول ہم پر بھی فرض ہے۔ کس طرح کرنی ہے یہ نفاذِ قرآن کی تاریخ ہے جو اپنے زمان ومکان اور حالات و وسائل کے مطابق ہے۔ اس میں تبدیلی ہوتی ہے اس لئے یہ نبی کی سنت آنے والوں پر فرض نہیں ہے کہ ہم بھی نیزے، تیر اور تلوار وغیرہ سے جنگ کریں اور سواری کے لئے گھوڑے اور اُونٹ وغیرہ استعمال کریں اور سنت پر یہاں تک کاربند ہوں کہ تیر اور تلوار کی پیمائش بھی کرنی پڑے، ورنہ سنت نہیں رہتی جیسے مسواک کی باقاعدہ پیمائش ہے کہ اتنی لمبائی سے کم یا زیادہ مسواک کرنا سنت کے خلاف ہے۔ جبکہ دانت صاف کرنا سنت ہے۔ آخر میں پھر میں انتہائی خیر خواہانہ جذبہ رکھتے ہوئے قرآن کی آیت نمبر 4/150 کے حوالے سے یہی بات کہنا چاہتا ہوں کہ اللہ اور رسول کی بات ایک ہی ہوتی ہے 4/150۔ قرآن کے حکم کی اتباع رسول کی سنت ہے۔ اس میں تفریق کرنے والوں کے لئے جو قرآن کہتا ہے اُس پر ایمان لانا ہر فرد کا فریضہ منصبی ہے۔ ملاحظہ فرمائیے۔ اُولٰٓئِکَ ھُمُ الْکٰفِرُوْنَ حَقًّا ج مذکورہ بالا قسم کے لوگ پکّے کافر ہیں۔ 4/151 اللہ کی اس آیت کے مطابق ہم اللہ اور رسول کی الگ الگ حدیث کی کتاب نہیں پیش کر سکتے ورنہ اس آیت کی مخالفت کر کے کفر کے مرتکب ہوں گے۔ مزید اللہ فرماتے ہیں کہ قرآن کے بعد کونسی حدیث تم پر ماننی ضروری ہے۔ فَبِاَیِّ حَدِیْثٍۢ بَعْدَهٗ یُؤْمِنُوْنَ ۞ ع بتاؤ اب اس قرآن کے بعد کون سی حدیث مانو گے (7/185)۔ 76/50

﴿فَسُبْحٰنَ الَّذِیْ بِیَدِهٖ مَلَکُوْتُ کُلِّ شَیْءٍ وَّ اِلَیْهِ تُرْجَعُوْنَ﴾